Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | فون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۸

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | ہفتہ ۱۶ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ ۱۳ امان ۱۳۶۱ ہش ۱۳ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۵۸

## اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۱ امان / مارچ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین"

# کھیل اس لیے کھیلو تاکہ خدا تعالیٰ کا زیادہ قرب حاصل کر سکو

## اسلام کھیلوں کو لذت و سرور حاصل کرنے، پیسے کمانے یا دوسروں کو خوشی پہنچانے کا ذریعہ قرار نہیں دیتا

## جسمانی صحت بہتر بنانے کا مقصد اہم اور عظیم ذمہ داری اٹھانے کا اہل بننا ہے

### مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۱۲ امان / مارچ۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اس سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے افتتاح کا ذکر کرتے ہوئے (جو آج صبح ہی عمل میں آیا تھا) کھیل اور ورزش کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر بیان کیا اور فرمایا کہ اسلام کے نزدیک کھیلیں اس لیے کھیلی جانی چاہئیں تاکہ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قویٰ کی نشوونما کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور پیار حاصل کیا جا سکے۔ حضور نے فرمایا اس لیے کھیل اور ورزش میں کسی عمر کی قید نہیں کیونکہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی جنت میں جانا ہے البتہ عمر کے لحاظ سے ورزش کی نوعیت بدلتی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج سے باسکٹ بال ٹورنامنٹ شروع ہو گیا ہے اس لیے میں کھیل اور ورزش کے متعلق اسلام کا فلسفہ بتاؤں گا۔

حضور نے فرمایا بعض کھیل ورزش کے لیے بعض کھیل لذت اور سرور حاصل کرنے کے لیے بعض کھیل پیسے بنانے کے لیے اور بعض کھیل دوسروں کو خوشی پہنچانے کے لیے کھیلے جاتے ہیں ایسے کھیل کھیلنے والے اپنے جسم کو کسی اعلیٰ مقصد کے لیے مضبوط نہیں بناتے بلکہ ان کی زندگی کا مقصد ہی کھیل کھیلنا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا اسلام کا یہ فلسفہ نہیں۔ (حضرت اقدس ..... ناقل) نے سورۂ فاتحہ کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس میں اس فلسفے کی طرف اشارہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام

باقی صفحہ ۶ پر

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت اچھی ہے تاہم بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کو برکتوں اور فضلوں سے معمور لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

- خاکسار کی والدہ محترمہ سارہ درد صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد تشویشناک طور پر بیمار ہیں مسلسل غنودگی کا عالم ہے۔ دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہماری امی جان کو صحت و زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔
- گھانا سے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی ابراہیم بن یعقوب ریجنل مبلغ ویسٹرن ریجن ٹاکراڈی جگر کی خرابی کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں احباب کرام سے اپنے مبلغ بھائی کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید)

# پندرھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

## محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مختصر خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاح کیا

### جملہ انتظامات ہر لحاظ سے مکمل ہو گئے ○ میچز لیگ سسٹم پر ہو رہے ہیں

ربوہ۔ ۱۲ امان / مارچ۔ پندرھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ آج صبح یہاں اپنی مخصوص روایات اور جذبہ و جوش کے ساتھ شروع ہو گیا ٹورنامنٹ کا افتتاح وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے فرمایا اور اپنے خطاب میں کھلاڑیوں کو سپورٹس مین سپرٹ سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔ ٹورنامنٹ میں ملک بھر سے ۲۰ ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب ۹½ بجے کے قریب بذریعہ موٹر کار تشریف لائے۔ جونہی آپ کی کار گھوڑ دوڑ گراؤنڈ سے ملحقہ باسکٹ بال کورٹس کی کورٹ نمبر ۱ کے صدر دروازہ کے سامنے آ کر رکی۔ ٹورنامنٹ آرگنائزنگ کمیٹی کے چیئرمین محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا اور سٹیج پر آپ کا تعارف ٹورنامنٹ کمیٹی کے نائب صدر اول محترم چوہدری محمد علی صاحب، نائب صدر دوم محترم ڈاکٹر محمد نصیر احمد خان صاحب اور سیکرٹری محترم محمد اسلم صاحب شاد منگلا سے کروایا۔ کارروائی کا باضابطہ آغاز ہونے سے قبل ٹورنامنٹ میں شامل ہونے

(باقی صفحہ ۶ پر)

## تحریک دعائے خاص

محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں۔ کہ محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین روز سے پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے علیل ہیں۔ خیال ہے کہ جو نالی جگر سے صفرا انتڑیوں میں لاتی ہے۔ اس میں ورم ہے جس کی وجہ سے خون میں بہت انفکشن ہے اور بخار بھی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کو جلد اور مکمل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین!

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اللہ تعالیٰ کے فضلِ عظیم کا مُتمم بالشّان نشان

# حضرت اقدس کی اللہ تعالیٰ کے حضور ایک دعا اور بذریعہ کشف اس کی قبولیت کی بشارت

## دعا یہ تھی کہ تم ستارے بن جاؤ اور خدا کے فضل سے ستارے بن گئے تم

### خدا کے اس فضل پر غور کر کے اور دعا کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ آج میں آپ کو ستارۂ احمدیت دوں

### سو یہ ستارۂ احمدیت ہے جو اللہ کے فضل سے اور دعاؤں کے بعد میں آپ کو دے رہا ہوں

### یہ نشان ہے ان برگزیدہ احمدیوں کا جو آسمانی رفعتوں پر ستاروں کی طرح پیدا ہوتے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے

## جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکہ آرا ولولہ انگیز خطاب

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۶۰ ہش (۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء) کو سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے جو اہم خطاب فرمایا تھا اُس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خطاب شروع فرمانے سے قبل حضور نے یونیورسٹی اور بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے احمدی طلبہ کو اپنے دستِ مبارک سے تمغات پہنائے۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا:۔

"الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ دو سال میں اللہ کے فضل سے تیس طلبہ نے یونیورسٹیز اور بورڈ میں اُوپر کی پوزیشنیں حاصل کیں۔ اوّل زیادہ، دوئم اس کے بعد تعداد میں اور چند ایک نے تیسری پوزیشن حاصل کی اور چاندی کا تمغہ بھی لیا۔ جس قدر آپ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔

ایک دفعہ ایک ایسے طالب علم کو جو بہت اچھے نمبر لے کے پاس ہوا تھا داخلہ نہ ملا۔ اس نے ہائیکورٹ میں اپیل کر دی۔ وہاں جب بحث ہوئی تو جج نے یہ، مخالف گروپ کو جو اس کو ردّ کرنے والے تھے، کہا کہ میرے پاس آنے کی بجائے تمہیں خدا تعالیٰ کے پاس جانا چاہیئے تھا کہ احمدیوں کو عقل نہ عطا کرے" (نعرے)

---

پھر تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ

(مشکوٰۃ باب مناقب الصحابہ)

کہ میرے

صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں

جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے، اپنے مقصود کو پالو گے، اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ کے ساتھ تمہارا زندہ تعلق ہو جائے گا، میرے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جاؤ گے۔

ان چند الفاظ میں ایک تو یہ بتایا گیا کہ صحابہ، صحابہ میں فرق ہے جیسا کہ عملاً ہماری تاریخ نے بھی ہمیں یہ بتایا۔ بعض وہ بھی تھے حدیث العہد کہ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کم صحبت پائی تھی اور آپؐ کے وصال کے بعد ارتداد کی راہوں کو اختیار کر لیا۔ اور وہ بھی تھے کہ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی صحبت سے پورا فائدہ حاصل کیا اور اس کے نتیجہ میں ان کی زندگی میں

انقلابِ عظیم

بپا ہوا اور ایک وقت میں جب ان کو یہ احساس پیدا ہوا کہ ہم کسی وقت زمانہ جاہلیت میں، اسلام لانے سے پہلے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دُکھ دینے کے منصوبے بھی بناتے تھے اور آپؐ کے خلاف جنگیں بھی کرتے تھے، آپؐ کے اصحاب کو قتل بھی کیا ہم نے۔ اور ان کے ایک عقلمند مشیر نے انہیں مشورہ دیا کہ تمہارے مُنہ کے دھبے سوائے تمہارے خون کے اور کوئی چیز دھو نہیں سکتی۔ تو ایک سو چالیس نے تین لاکھ قیصر کی فوج پر حملہ کر دیا اور کسی نے دس کو مار کے، کسی نے بیس کو مار کے سارے کے سارے وہاں شہید ہو گئے۔ یہ بھی صحابہؓ تھے۔

تو یہاں اعلان یہ ہوا "اَصْحَابِی" وہ صحابہ جو میرے کہلانے کے مستحق ہیں "اصحابی" جنہوں نے مجھ سے تربیت حاصل کی، جنہوں نے زندگی میں کامیابی اور

حیاتِ نو حاصل کرنے کا گُر

اس میں دیکھا، پایا اور عمل کیا کہ

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ (یونس آیت : ۱۶)

کہ میں تو صرف اس چیز کی اتباع کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوئی۔ انہوں نے بھی صرف اس چیز کی اتباع کی جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعے نازل کیا، قرآن عظیم۔ قرآن عظیم کو سمجھنے کے لیے، خدا کی نگاہ میں پاک بننے کے لیے انہوں نے کوشش کی۔ انہوں نے قربانیاں دیں۔ انہوں نے اپنے نفس پہ بوجھ ڈالا۔ انہوں نے رفعتوں کے حصول کے لیے جو باتیں قرآن کریم نے بیان کی تھیں ان پر عمل کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بن گئے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ

استعداد اور صلاحیت

عطا کی کہ وہ ہادی بن جائیں۔ وہ دوسروں کو، آنے والی نسلوں کو ہدایت دینے والے بن جائیں اور ان میں سے ہمارے بزرگ صحابیؓ مختلف جہات کی طرف گئے اور ایک ایک صحابیؓ جہاں گیا، وہاں کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم بپا کر کے اس علاقے کو دائرہ اسلام کے اندر لانے میں کامیاب ہوا۔

اس میں یہ بھی اعلان کیا گیا کہ مقصود ایک ہی ہے، ہدایت دینے والے مختلف ہوں گے۔ کوئی ہدایت پائے گا مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کوئی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، (میں سارے خلفاء کے نام جان بوجھ کے نہیں لے رہا۔ لمبا ہو جائیگا مضمون) کوئی ان بزرگ صحابہؓ میں سے جو ہمارے خلفائے راشدین میں نہیں تھے، لیکن پُوری طرح جان نثار تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے، عاشق تھے اللہ کے، اس کی معرفت رکھنے والے تھے۔ اس کی عظمتوں کو جاننے والے تھے۔ اپنی عاجزی کو سمجھنے والے تھے۔ انقلابِ عظیم بپا ہو چکا تھا ان کی زندگی میں۔

اور اِھْتَدَیْتُمْ میں یہ اعلان ہوا میرے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلو گے جو میرے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں، جو

اسوۂ نبوی کی پیروی

کرنے والے ہیں تو تمہیں بھی اِھْتَدَیْتُمْ وہی مل جائے گا جو اُن کو ملا یعنی جو صحابہؓ کو مقام ملا تمہیں بھی مل جائے گا۔ اس واسطے کہ جو اُن کے عمل ہوں گے وہ تمہارے عمل ہوں گے۔ اس لیے کہ جو دل ان کے سینوں میں دھڑک رہا ہوگا وہ تمہارے سینوں میں بھی دھڑک رہا ہوگا۔ اِس لیے کہ تمہارے سینے جس نُور سے منور ہوں گے ان صحابہؓ کے سینے بھی اس نُور سے منور تھے۔ اس لیے کہ تمہارے دل کی دھڑکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی دھڑکن کے ساتھ ہوگی۔ تو جس طرح وہ ہادی بن گئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہو کر، اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کو پہچان کر، آپؐ کی اتباع کر کے، تمہارے لیے بھی وہ

رفعتیں ممکن الحصول ہیں۔

تم حاصل کر سکتے ہو انہیں۔

اس کا مفہوم (حضرت اقدس .....) نے اپنی ہی شان کیساتھ ایک جگہ ادا کیا ہے۔ مضمون وہاں یہ ہے کہ کسی نبی نے حقیقی معنی میں رُوحانی قیامت کا نمونہ نہیں دکھایا نوعِ انسانی کی زندگی میں۔ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے انسانی زندگی میں ایک

رُوحانی قیامت کا نمونہ

دکھایا۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"قیامت کا نمونہ رُوحانی حیات کے بخشنے میں اُس ذات کامل الصفات نے دکھلایا جس کا نامِ نامی محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سارا قرآن اوّل سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسولؐ اس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قومیں دنیا کی، روح میں مر چکی تھیں اور فسادِ روحانی نے برّ و بحر کو ہلاک کر دیا تھا۔ تب اس رسولؐ نے آ کر نئے سرے سے دُنیا کو زندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا۔ اگر کوئی منصف فکر کرے کہ جزیرہ عرب کے لوگ اوّل کیا تھے اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے اور کیسی ان کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی اور کس صدق و صفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزّتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثابت کر دکھلایا تو بلا شبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جاں فشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی ۔ وہ پاک نظر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ) ان کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کر گئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے اور انہوں نے فنا فی اللہ ہو کر صدق اور راستبازی کے وہ کام دکھلائے جس کی نظیر کسی اور قوم میں ملنا مشکل ہے ۔ اور جو کچھ انہوں نے عقائد کے طور پر حاصل کیا تھا وہ یہ تعلیم نہ تھی کہ کسی عاجز انسان کو خدا مانا جائے یا خدا تعالیٰ کو بچوں کا محتاج ٹھہرایا جائے ۔ بلکہ انہوں نے حقیقی خدائے ذوالجلال جو ہمیشہ سے غیر متبدل اور حیّ و قیوم اور ابن اور اب ہونے کی حاجات سے منزّہ اور موت اور پیدائش سے پاک ہے بذریعہ اپنے رسول کریمؐ کے شناخت کر لیا تھا اور وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہر یک نے ایک تازہ زندگی پالی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اُٹھے تھے (جیسا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا تھا کہ اَصْحَابِی کَالنُّجُوْم ، یہ اسی کا مفہوم بیان ہوا کہ ان کے اوصاف کیا تھے وہ صحابہ جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کے ستارے کہا اور فرمایا کہ جو ان کے پیچھے چلیگا وہ اس مقصد کو پالے گا جو ان کی زندگی کا مقصدِ حیات تھا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۔ سو درحقیقت ایک ہی کامل انسان دنیا میں آیا جس نے ایسے اتم اور اکمل طور پر یہ روحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانۂ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظمِ رمیم کو زندہ کر دکھلایا ۔ اس کے آنے سے قبریں کھل گئیں اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی اور اس نے ثابت کر دکھلایا کہ وہی حاشر اور وہی روحانی قیامت ہے جس کے قدموں پر ایک عالم قبروں میں سے نکل آیا ۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۸۲ تا صفحہ ۱۸۵)

تو یہ معنی ہیں کہ ان کے اندر یہ خصوصیات ، یہ صفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجے میں پیدا ہوئیں ۔

دوسری بات ہمیں یہ نظر آتی ہے اسی فرمان اور ارشاد کے مطابق کہ وہیں یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ تم بھی ہادی بن جاؤ گے ہدایت پا جاؤ گے ، اس مقام تک پہنچ جاؤ گے جس مقام پہ وہ پہنچے اور ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا ۔ پھر جو تمہارے نقشِ قدم پر چلیگا وہ ستارہ بن جائیگا ۔ پھر جو اُن کے نقشِ قدم پر چلیگا وہ ستارہ بن جائیگا ۔ پھر جو اُن کے نقشِ قدم پر چلے گا وہ ستارہ بن جائیگا ۔ چودہ صدیاں اُمّت مسلمہ کی ، جس زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی کی ہمیں سمندر کی لہروں سے بھی زیادہ شان کیساتھ لہریں اٹھتی نظر آ رہی ہیں ، اس قسم کے ستارے پیدا ہوئے جو دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کا سبب بنے ۔

حضرت (اقدس .....) نے جب یہ دیکھا اور یہ پرکھا اور یہ پایا تو آپ نے

## اپنی جماعت کو تلقین

کی ان الفاظ میں (مضمون لمبا ہے ۔ میں نے ایک چھوٹا سا اقتباس لیا ہے ۔ اس کا جوڑ ملا دوں ) کہ کسی نبی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرت جبرائیل علیہ السلام انسان کی شکل میں نہیں آئے ۔ کبوتر کی شکل میں آ گئے ، اور شکلوں میں آ گئے انسان کی شکل میں پہلی بار حضرت جبرائیل علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوئے ۔ اس سے جو استدلال حضرت (اقدس .....) نے کیا ، وہ بڑا زبردست ہے :

"یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی ۔ پس تم (اے احمدیو !) ۔

ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمّت ہارتے ہو ۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں ۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے ۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو ۔ اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو ۔ خدا تمہاری مدد کرے ۔

اب میں ختم کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لیے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے ربّ سے تمہیں ملے ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔" (کشتی نوح صفحہ ۷۵ تا ۷۷)

یعنی دل میں آپ کے یہ تڑپ تھی کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے والے پہلے ہزاروں ، لاکھوں ، خدا جانے کتنے آسمان کے ستارے بنے

## جماعتِ احمدیہ کے سارے افراد

ہی ستارے بن جائیں (نعرے) ۔ آپ نے فرمایا ۔

"اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لیے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے ربّ سے تمہیں ملے ۔"

اس دعا کو اللہ تعالےٰ نے قبول کیا اور حضرت (اقدس .....) کو ۲ ر نومبر ۱۹۰۶ء میں

## ایک کشف

دکھائی دیا ۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اور شخص میرے پاس ہے ۔ تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں ۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آسمانی بادشاہت

.....اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔"

(تذکرہ طبع سوم ۱۹۶۹ء صفحہ ۶۷۹، ۶۸۰)

اور وہ ستارے بن جائیں گے۔ دعا تھی ستارے بن جاؤ تم، اور ستارے بن گئے تم۔

یہ دیکھ کر، پڑھ کے، غور کر کے، دعا کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ آج میں آپ کو ستارۂ احمدیت دوں۔ جو علامت ہو، SYMBOL ہو ان برگزیدہ احمدیوں کا جو آسمانی رفعتوں پر ستاروں کی طرح پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، جو دنیا کی ہدایت کا سامان بنے اور وہ یہ ہے (حضور نے اس موقع پر اس کپڑے کی طرف اشارہ کیا جس کے وسط میں یہ ستارہ بنا ہوا ہے۔ حضور کے ارشاد پر یہ کپڑا اونچا کر کے حاضرین جلسہ کو دکھایا گیا تا وہ اس ستارے کا نظارہ کر سکیں جونہی حاضرین کی نظر اس پر پڑی وہ فرط مسرت و محبت میں بلند آواز سے نعرے لگانے لگے۔ ناقل)۔ یہ ستارۂ احمدیت ہے۔ (بعد میں آئے گا وقت نعرے لگانے کا۔ ایک بات اور سن لیں)

## یہ ستارۂ احمدیت ہے

جو اللہ کے فضل سے اور دعاؤں کے بعد میں آپ کو دے رہا ہوں۔ جس طرح اس کائنات کی بنیاد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہے اسی طرح جماعت احمدیہ کا دل

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہے۔ اس لئے اس ستارے کے دل (وسط) میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لکھا گیا ہے (نعرے)

## یہ ستارہ چودہ کونے کا ہے

اور اس میں حکمت ہے ایک۔ وہ یہ کہ امتِ مسلمہ کی زندگی کے ایک دور میں ستارہ چھ کونوں کا تھا۔ پھر ایک نیا دور آیا اور افقِ حیاتِ امت پر آٹھ کونے کا ستارہ بلند ہوا۔ پھر ایک تیسرا دور آیا جب دس کونے کا ستارہ ابھرا۔ پھر چوتھا دور آیا جس میں بارہ کونے کا ستارہ نمودار ہوا۔ قدیم عمارتوں پر ان کے نشان باقی ہیں۔ بعض خطوں میں پانچ کونے کا ستارہ بھی رہا۔ اور اب چونکہ چودہ صدیاں گزر گئیں اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ چودہ کونوں والا ستارہ جماعت کے پیش کروں۔ (حاضرین نے اس موقع پر نعرۂ تکبیر بلند کیا تو حضور نے فرمایا) ذرا ٹھہریں ایک اور بات سن لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپؐ نے غزوۂ خندق کے موقع پر تین دفعہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا نعرہ لگایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اسلام لائے اس وقت "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا نعرہ لگایا۔ پانچ سات دفعہ کے قریب (تھوڑے وقت میں جو میں تلاش کر چکا ہوں) آپؐ نے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا نعرہ لگایا

## سنتِ نبویؐ یہ ہے

کہ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی عظیم نشان دیکھا جائے تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا نعرہ لگایا جائے۔ ہمارے لئے اس میں سبق یہ ہے کہ ہر چیز خدا کی عظمت کی طرف اور کبریائی کی طرف منسوب ہو اور انسان کے دل میں کوئی ریاء اور شیطنت نہ پیدا ہو، تکبر نہ پیدا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک زندہ نبی ہیں اور آپؐ کے طفیل ہماری زندگی کی چودہ صدیوں میں سے ہر صدی نے خدا تعالیٰ کے عظیم نشان دیکھے ہیں۔ ایک نے نہیں۔ دو نے نہیں، ہر صدی نے۔ ہر صدی نے زبانِ حال سے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا نعرہ لگایا۔ اس واسطے ان چودہ کونوں میں "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" لکھوا دیا گیا ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ اب لگاؤ نعرے! (سب سے پہلے حضور نے از خود "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا نعرہ نہایت پُرشوکت آواز میں لگایا اور پھر حاضرینِ جلسہ کی طرف سے نعرے بلند ہوئے۔ پھر حضور نے فرمایا) اب ورد کریں میرے ساتھ مل کے۔ میں

## لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا وِرد

کروں گا۔ وِرد کرنا ہے، نعرے نہیں لگانے (چنانچہ تمام حاضرین نے حضور کی اقتداء میں پندرہ بار "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کا وِرد کیا اور چودہ بار "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا)

(پھر حضور نے فرمایا) ہر صدی کی طرف سے ہم سب نے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کا وِرد کیا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا وِرد کیا اور اب ہم پندرھویں صدی میں خدا تعالیٰ کے بڑے عظیم نشانوں کو دیکھنے کے لئے داخل ہو چکے ہیں۔ اب ایک صدی کا ایک نعرہ نہیں۔ وہ تو گزشتہ نعمتوں کے شکر کے طور پر، ان لوگوں کی طرف سے تھا جو اس جہان سے گزر چکے ہیں ہم نے ذکر کیا ہے ان کی طرف سے۔

جو سال گزرا ہے اس صدی کا، اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے

## بے انتہا نشان دکھائے

ہیں اور بڑی عظمتوں کے نشان۔ مثلاً سپین میں سات سو پینتالیس ۷۴۵ سال کے بعد اللہ کا گھر، مسجد مکمل ہو گئی الحمد للہ! اس کے میناروں کی شکل بھی بڑی خوبصورت ہے۔

پھر ہم پھیلے مشرق کی طرف۔ ابھی تک ادھر نہیں گئے تھے۔ جاپان میں اللہ تعالیٰ نے ایک گھر کی خرید کا سامان پیدا کر دیا جس کے لئے اس نے خود رقم اکٹھی کی ہوئی تھی۔ اور جب مجھ سے پوچھا گیا کہ مکان مل رہا ہے تو میں نے پہلا سوال یہ کیا کہ پیسے کہاں سے آئیں گے؟ تو مجھے دفتر نے جواب دیا کہ پیسے موجود ہیں۔ خدا تعالیٰ علام الغیوب ہے اور اس نے غیر ممالک کی جماعتوں کو اس رقم کی ادائیگی کی توفیق دے دی۔ اس سے تو کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ جو ابدالآباد تک ہونے والی چیزیں ہیں وہ اس کے علم میں ہیں۔ وہ پیسے مل گئے۔

## بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے

کینیڈا اور امریکہ میں۔

بہت وسعت پیدا ہو رہی ہے افریقہ کے بہت سے حصوں میں۔ ابھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر جگہ تو ہم نہیں پہنچ سکے لیکن جہاں پہنچے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔

اور یہ سب پیار اور محبت اور خدمت کا نتیجہ ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ اور حضرت مصلح موعود کا یہ خیال، عقیدہ یا یہ پیشگوئی جو مرضی سمجھ لیں۔ یہ تھا کہ آئندہ دنیا میں افریقن ممالک کے ہاتھ میں دنیا کی لیڈرشپ ہو گی۔ اور میں نے ان کو یہی کہا۔ میں نے کہا کہ ہمارا یہ اندازہ ہے کہ مستقبل میں

## نوعِ انسان کی قیادت

تمہارے ہاتھ میں ہو گی۔ ایک شرط ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ میں احمدیت کا جھنڈا ہو گا تو نوعِ انسانی کی قیادت بھی تمہارے ہاتھ میں ہو گی۔ احمدیت کو وہ قبول کر رہے ہیں بڑی تیزی کے ساتھ۔ اور پہلی خوشکن تبدیلی ان کے اندر یہ پیدا ہوتی ہے کہ احمدیت قبول کرنے کے ساتھ ہی وہ عاشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں یعنی اس طرح عشق کے ساتھ درود بھیجتے ہیں کہ ان کو چین نہیں آتا درود پڑھے بغیر۔ اپنی لاریوں کے اوپر لاؤڈ سپیکر لگائے شہروں کے گلی کوچوں میں

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

گاتے پھر رہے ہوتے ہیں (بے دھڑک، بے فکر) اور بڑی برکتیں جماعت وہاں حاصل کر رہی ہے۔ اور ہر وہ جو احمدیت میں داخل ہو گا خلوصِ دل کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا ہو گا۔"

---

**بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ**

کہتا ہے کہ اللہ رب العالمین ہے جو چیز بھی اس نے پیدا کی ہے وہ اس کی ربوبیت کرتا ہے اور اس کے لیے اسے مناسب حال قوتیں اور استعدادیں دیتا ہے۔ مثلاً نوعِ انسان کی پیدائش سے کئی کروڑ سال قبل ایسی اشیاء کی پیدائش کا سامان کیا جو انسان کو کئی کروڑ سال بعد چاہئیں تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام تر اشیاء کو انسان کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ کھیل اس طرح سے کھیلو کہ اس کے نتیجے میں تمام جسم کی نشوونما اس طور سے کر سکو کہ تم وہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جاؤ جو تمہاری دوسری صلاحیتوں کی وجہ سے تمہارے جسم پر پڑنے والا ہے اس ضمن میں پہلا بوجھ انسان کے ذہن پر پڑتا ہے اسلام کہتا ہے کہ ایسی کھیلیں کھیلو جو جسمانی طور پر تمہاری صحیح اور بہترین نشوونما کر سکیں جسم کی نشوونما میں ذہنی بلندی بھی شامل ہو اور اس کے نتیجے میں اچھے اخلاق پیدا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اخلاقی قوت کا بڑا تعلق ذہن کے علاوہ جسم سے بھی ہے مثلاً کوئی شخص اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہتا ہے مگر وہ بیمار ہے اور اسے گھر سے نکلنا مشکل ہے تو وہ بیواؤں یا یتیموں کی مدد کے لیے ان کے گھر کیسے جا سکتا ہے حالانکہ اس کے دل میں نیکی کی خواہش موجود ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اخلاقی ترقی حاصل کرنے کے بعد اگلا زینہ روحانیت کے میدان میں ترقی کرنا ہے اور جب تک جسم پوری نشوونما حاصل نہ کرے جسمانی رفعت حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

حضور نے فرمایا اس لیے میں اپنے احمدی بچوں اور نوجوانوں اور ان کو جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ کھیلیں اس لیے کھیلو تاکہ خدا تعالیٰ کا زیادہ قرب حاصل کر سکو۔ اسلام کا یہ فلسفہ نہیں ہے کہ کھیلوں کو لذت یا سرور حاصل کرنے کے لیے یا پیسے کمانے کے لیے یا لوگوں کے لیے صرف خوشی کا سامان فراہم کرنے کے لیے کھیلو۔! بلکہ اسلام کہتا ہے کہ کھیل اس لیے کھیلو تاکہ اس ذمہ داری کو اٹھا سکو جو بہت وزنی اور ارفع ہے انسان ورزش اور کھیل سے جانوروں کی طرح صرف اپنے جسم کو اچھا نہیں بناتا بلکہ ایک قدم آگے بڑھا کے ذہنی روشنی حاصل کرتا ہے پھر ایک اور قدم آگے اٹھا کر ایسے اخلاق حاصل کرتا ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا عکس جھلکتا ہو اور پھر اس کے بعد ایک اور قدم آگے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرتا ہے اور اس کو یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

حضور ایدہ اللہ نے (حضرت اقدس .... ناقل) کی تفسیر سورۂ فاتحہ سے استنباط کرتے ہوئے بہت لطیف نکات و معارف بیان فرمائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو رفعت دینے کا ارادہ کیا مگر یہ زمین کا کیڑا بن گیا۔ حضور نے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زمین کا کیڑا بننے سے محفوظ رکھے اور ہم اس کے پیار کو مقبول اعمال صالحہ کے ذریعے حاصل کرنے والے ہوں۔ اس کے لیے ہم نے ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہیں بیٹھنا بلکہ کھیل کے ذریعے سے اپنے جسم کو مضبوط کر کے آغاز کرنا ہے درجہ بدرجہ روحانی رفعتوں کے حصول کا۔ ہمارا مقصد کھیل سے دین ہونا چاہیئے دنیا نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہمارا ذہن ہمارے جسم کی کمزوری سے کمزور نہ ہو جائے بلکہ جسم کو مضبوط اور صحت مند بنا کر ہم ذہنی قویٰ کو ترقی دیں تاکہ ہمارے اخلاق ترقی کریں اور آخر میں یہ مقصد حاصل ہو کہ ہم روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا اس لیے آج باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والوں کے لیے میرا یہ پیغام ہے کہ کھیل اور ورزش کی روح کو سمجھتے ہوئے کھیل کھیلیں چونکہ اس کے ذریعے سے ہم نے خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے اس لیے کھیل سب لوگوں کو کھیلنا چاہئیں۔ یہ صرف بچوں اور جوانوں کا کام نہیں۔ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی جنت میں جانے کی ضرورت ہے۔ البتہ عمر کے ساتھ ورزش کی نوعیت بدل جائیگی۔

حضور نے فرمایا کہ مومن تو وہ ہے کہ مرتے دم تک اس کے جسم کو قربانی کرنے میں اس کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

حضور نے آخر میں فرمایا دو روز ہوئے میری بڑی بیٹی امۃ الشکور کو جگر کی کسی بیماری کا سخت حملہ ہوا ہے دوست دعا کریں کیونکہ اصل تو شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور نے فرمایا ہمارا خیال تھا کہ جگر کی ایک خطرناک بیماری ہے مگر لاہور سے جو ٹیسٹ کروائے گئے ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ وہ خاص بیماری تو نہیں مگر جگر کی کوئی اور بیماری ہے جس کا ابھی مکمل پتہ نہیں لگا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تو سب پتہ ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ آمین۔

---

**ٹورنامنٹ - بقیہ صفحہ اوّل**

والی ٹیمیں میدان میں ترتیب سے کھڑی ہو گئیں ان کی ترتیب میدان کے جنوبی کونے سے شمالی کونے کی طرف یوں تھی۔ پاکستان ریلوے۔ فضلِ عمر کلب ربوہ۔ پاکستان ائر فورس، کے سی سپورٹس کراچی۔ لاہور بلیوز، لاہور گولڈ، نیو ایج کلب لاہور۔ وائی ایم۔ آر۔ سی فیصل آباد۔ وائی ایم سی اے لاہور۔ سی آئی ٹی سیالکوٹ، فضل عمر کلب فیصل آباد۔ جھنگ کلب، فضلِ عمر جونیئرز کلب ربوہ، کنٹینٹ کیجرز۔ ٹی آئی سی اولڈ بوائز سرگودھا کلب، برادرز کلب لاہور، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد، کے بی سی کراچی اور وہاڑی کلب۔

افتتاحی تقریب کا باضابطہ آغاز مکرم حافظ اظہر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعد ازاں دو ننھے بچوں نے قومی ترانہ سنایا۔ اس دوران تمام حاضرین اپنی جگہوں پر سر وقد کھڑے رہے۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مختصر سا خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ دنیا بھر میں کھیلوں کے مقابلوں میں وہ روح باقی نہیں رہی جو کھیلوں کا مقصد ہے یعنی سپورٹس مین سپرٹ آپ نے کہا کہ اولمپک مقابلوں میں بھی سیاست یا بعض اور وجوہ سے کھیلیں متاثر ہوئی ہیں اس طرح سے کھیلوں میں وہ روح باقی نہیں رہی جو کھیل کا لازمی حصہ ہونی چاہیئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے کھیلوں سے اپنی دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران کھیلوں کے میدان میں کسی قسم کا تعصب نہ ہوتا تھا نہ رنگ کی بنیاد پر، نہ امیر غریب اور مذہب کی بنا پر۔ آپ نے بتایا کہ آپ گورنمنٹ کالج کی ہاکی کی ٹیم کے کپتان اور ہاکی کلب کے صدر بھی رہے کرکٹ، فٹ بال اور ٹینس کے کھیلوں میں آپ نمایاں اور ممتاز کھلاڑیوں میں شامل تھے اور مقابلوں کے موقع پر یہ مشکل پیش آتی تھی کہ ہر ٹیم آپ کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔ آپ نے بتایا کہ کھیل کے میدان میں جو دوستی اور واقفیت پیدا ہوتی ہے وہ بہت دوررس نتائج کی حامل ہوتی ہے اور اس دور میں باہمی تعلق اور دوستی کے کبھی نہ مٹنے والے نقوش ثبت ہوتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اگرچہ کھیل کے میدان میں اس حقیقی روح کو قائم نہیں رکھا جا رہا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سارے ہی کھلاڑی اس روح کو فراموش کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ سپورٹس مین سپرٹ پیدا کرنے کو کبھی نہ بھولیں۔ یہ امنِ عالم کے قیام کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا "میں پندرھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں"

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح سے ٹورنامنٹ کا افتتاح عمل میں آیا۔

پہلا میچ فضلِ عمر کلب ربوہ اور سی۔ ٹی آئی سیالکوٹ کے درمیان ہوا جو فضل عمر کلب ربوہ نے آسانی سے جیت لیا۔ اس میچ کے ریفری مکرم محمد خان صاحب کراچی اور سراج الحق قریشی صاحب ربوہ تھے۔

**انتظامات**

۱۵ویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے انتظامات کے لئے جو آرگنائزنگ کمیٹی بنائی گئی ہے اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیئرمین محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، نائب صدر اول محترم چوہدری محمد علی صاحب، نائب صدر دوم ڈاکٹر خان نصیر احمد خان صاحب، سیکرٹری مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا ہیں اور اراکین میں محترم ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد، مکرم ملک نسیم احمد صاحب اور مکرم رشید احمد صاحب شامل ہیں

گھوڑ دوڑ کے میدان سے ملحقہ تین کورٹس میں یہ ٹورنامنٹ ہو رہا ہے جن میں سے درمیان والی کورٹ کو کورٹ "اے" قرار دیا گیا ہے۔ اس کے شمالی اور جنوبی سمت عارضی بچائیں بنا کر اسے سٹیڈیم کی شکل دی گئی ہے۔ غربی سمت سٹیج، وی آئی پی لاؤنج، آفیشل کا حصہ اور کھلاڑیوں کا حصہ بنایا گیا ہے۔ کورٹ "اے" کے اطراف میں ایک تجارتی کمپنی نے زرد رنگ کی کپڑے کی باڑ لگائی ہے۔ کورٹ "اے" اور "بی" کے گرد بچائیں لگا کر اسے بند کیا گیا ہے دونوں کورٹس کے احاطے میں اس تجارتی کمپنی کے بینرز لگے ہوئے ہیں جن پر مختلف عبارتیں لکھی ہیں ان عبارتوں میں بعض یہ ہیں:۔

کھلاڑی قوم کا بہترین سرمایہ ہے

کھلاڑی دوستی کا بہترین ذریعہ ہے

کھلاڑی امن کا پیامبر ہے۔

دونوں کورٹس میں داخلے کے لئے دو آرائشی دروازے بنائے گئے ہیں اور اندر ایک مشروبات کا سٹال بھی اسی کمپنی نے لگایا ہے۔

سٹیج کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا ہے سٹیج اور اطراف کی کرسیوں اور کورٹس کے درمیان سرخ بجری بچھائی گئی ہے۔ اس سمت میں آنے والے باہر کے راستے پر بھی یہ بجری بچھی ہوئی ہے سٹیج پر صوفوں کے گرد سرخ رنگ کے کپڑے کی ایک چھوٹی سی باڑ لگی ہے اور پیچھے کرسیاں ہیں۔ ہر میچ کے لئے الگ مہمان خصوصی ہوتے ہیں

جملہ کھلاڑیوں، کوچ اور منیجر صاحبان کی رہائش کا انتظام مہمان خانہ کی عمارت اور گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا ہے۔ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر کھیلا جا رہا ہے اور یہ ۱۲-۱۳-۱۴- اور ۱۵ مارچ تک جاری رہے گا۔


جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمرا سٹیٹس لمیٹڈ

فون ۳۸۵۲

۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

مایوس و پریشان

مریض جو کسی بھی مرض میں مبتلا ہوں آج ہی مفصل علامات لکھ کر خالص جرمن، امریکن اور پاکستانی ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات سے کامیاب اور سائنٹفک علاج کیلئے تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک دوا طلب فرمائیں۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس اے رحمان آر۔ایم۔پی

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور اینڈ ہسپتال ربوہ

شفا اللہ سے مانگیں

اور کیور CURE اپنے کیمسٹ سے

بواسیر کی کامیاب دوا PILES CURE

کے موجد اب نظام ہضم کی امراض۔ دل۔ دماغ۔ اعصاب اور نظام تنفس Respiratory System ناک۔ گلا اور چھاتی وغیرہ کی 140 پرانی اور ضدی امراض کیلئے

140 کیورز CURES پیش کرتے ہیں

مرض کا نام بتا کر قریبی دوا فروش سے -/15 میں اس بیماری کی کیور حاصل کریں نہ ملے تو -/5 زائد بھیج کر ڈاک سے منگوالیں۔ نرخنامہ اور کیور میڈیکل لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۱

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

لاہور فون ۳۲۴۴۴۸

کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت

اور

سندھ میں زرعی زمین کے حصول کیلئے

درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

LAND MARKS.

۱/۱ سی ۱۰۳ کمرشل ایریا بی" پوسٹ بکس نمبر ۱۴۳۶

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۱۴

فون: ۵۴۰۸۳۴ - ۵۴۰۸۶۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

فون آفس ۶۲۶۱۸ فون رہائش ۲۸۰۸۰۶ ۲۸۰۵۲۰

کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر تشریف لائیں

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فون نمبر: ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ، رہائش ۶۲۹۳۰، فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

احمد موٹرز آٹو موبائل انجینئرز

فون ۴۰۴۴۵

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔ گاڑیوں کی اطمینان بخش اور ہالنگ، ڈنٹنگ، پینٹنگ، الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ قلعہ کالر ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب:

Digitized by Khilafat Library Rabwah




**خوبصورت اور مضبوط دانت**

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

**شریف ڈینٹل کلینک**

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے شیئر آپٹیکل سروس

---

• رہائشی پلاٹس
• مکانات ۔ اور
• زرعی اراضی

کی خرید و فروخت کیلئے

**آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے چشم براہ**

**صدیق اسٹیٹ ایجنسی**

اقصیٰ چوک ۔ ربوہ

فون دفتر ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰

چوہدری محمد صدیق

---

انگریزی ادویات ڈیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

**بہتر تشخیص ۔ مناسب علاج**

**کریم میڈیکل ہال**

گول امین پور بازار ۔ فیصل آباد

---

زرعی سکنی جائیداد کی خرید و فروخت

کیلئے :

**بلال اسٹیٹس ربوہ**

فون: ۵۰۸ ، گھر: ۴۰۵

---

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

**احمد اسٹیٹس** رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی ، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی

**احمد اسٹیٹس** رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر ۵۳۵

---

جدید فیشن کیمطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

**نیو پاک جیولرز**

۱۱۱ ۔ فیروزپور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ
لاہور

پروپرائیٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

رہائش
۴۱۸۶۴۵

فون
۴۱۰۹۷۴ ، ۴۱۸۶۴۶


---

# الشرق انجینئرنگ اینڈ سپلائرز لمیٹڈ

## ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری ۔ ریلوے ۔ ٹیلیگراف ۔ ٹیلی فون ۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات

• لوہے کے جستی تار • ، خاردار تار • ، کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ • ، سینٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس :- **حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور** فون ۵۲۷۸۳ ، ۳۲۳۳۰۴ ، ۴۱۳۳۲۲

شاخیں ۔
(i) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(ii) کے ایم سی ۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ ۔ لارنس روڈ ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری ــــ ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور